خطبہ نمبر ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲	سوموار - ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۱۶ امان ۱۳۷۱ ہش - ۱۶ مارچ ۱۹۹۲ء	نمبر ۶۴

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں احباب کرام اپنی دردمندانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو اعجازی رنگ میں شفا عطا کرے اور بیماری کے ہر بُرے اثر سے محفوظ رکھے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خدا کی مخلوق سے نفرت کرنیوالا اپنے مذہب کی صداقت کا دعویٰ نہیں کرسکتا

اگر بھارت دینِ حق کو قبول کرلے تو ساری دُنیا کا امن احمدیوں کے ساتھ وابستہ ہوجائے گا

مجھے یقین ہے کہ وہ دن دُور نہیں جب ہندوستان میں جماعت احمدیہ کثرت سے پھیلنے لگے گی

خدمت کرتے وقت ہرگز فوری طور پر دین کے پھیلاؤ کی صورت میں اس کا اجر نہ چاہیں

ہندوستان میں نو احمدیوں کی تربیت کیلئے واقفین کی بہت بڑی ضرورت ہے اس کے لئے ریٹائرڈ لوگ آگے آئیں

صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان دارالامان کے موقع پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب فرمودہ ۲۶ فتح ۱۳۷۰ ہش (۲۶ دسمبر ۱۹۹۱ء)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

منفرد اور یکتا جلسہ

"سب حاضرین جلسہ کو اور اُن سب کو بھی جو اس سعید بخت جلسہ میں شمولیت سے محروم رہے ہیں۔ میں حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمتیں ہمیشہ آپ پر ہوں) کو ملنے والی خدائی خبر) کی زبان میں "مبارک سو مبارک" پیش کرتا ہوں۔ آج کا یہ تاریخی جلسہ کئی لحاظ سے منفرد ہے اور یکتا ہے۔ ایسا جلسہ ایک ہی دفعہ آنا تھا اور ایک ہی دفعہ آیا ہے اور یہ ماحول، یہ جلسے کے ساتھ وابستہ خاص تقدیریں اِسی جلسے کا ماحول ہے اور اِسی جلسے کے ساتھ وابستہ تقدیریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ اُس نے آج ہمیں اس میں شمولیت کی سعادت بخشی ہے۔

سو سال پہلے ہونے والا جلسہ

آج سے سو سال پہلے حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جلسے کا آغاز فرماتے ہوئے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء سے پہلے احباب جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان پہنچ جائیں۔ چنانچہ کچھ مخلصین اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے قادیان تشریف لائے بعد نماز ظہر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت اقدس کی تازہ تصنیف (جو اس زمانے میں تازہ اسی غرض سے لکھی گئی تھی) "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنائی۔ پھر یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبر کون کون صاحبان ہوں اور کس طرح اس کارروائی کا آغاز ہو۔ حاضرین نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سردست اسی رسالہ کو شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضیٔ فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا اور حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ہر دوست سے مصافحہ فرمایا۔ یہ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا تاریخی اجتماع اور پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں صرف ۷۵ احباب شریک ہوئے۔ کارروائی کی یہ رپورٹ الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء سے لی گئی ہے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ جماعت میں ابھی چندوں کا نظام جاری و ساری اور مستحکم نہیں ہوا تھا۔ اُس زمانے میں ہر قسم کے اخراجات کے لئے منتظمین حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی خدمت میں اپنے اپنے خرچ کے اندازے پیش کر کے حضور ہی کی طرف دستِ طلب بڑھاتے تھے اور خدا تعالیٰ مختلف ذرائع سے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جو رقوم بھجوایا کرتا تھا۔ آپ ان رقوم سے جن کا کوئی الگ حساب نہیں رکھا جاتا تھا۔ حسب موقع خرچ کے لئے منتظمین کو رقم عطا فرما دیا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جس طرح اخراجات ہوتے رہے۔ اُس سلسلے میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی ایک روایت سُننے کے لائق ہے۔ تاکہ آج کی جماعتوں کو اندازہ ہو کہ یہ کتنا چھوٹا سا آغاز تھا جو آج اِس عظیم الشان مقام اور مرتبے تک پہنچ چکا ہے۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضور اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب (ر۔) نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سالن نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ حضرت اماں جان (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کا زیور میر ناصر نواب صاحب لے گئے اور اسے فروخت کر کے جو رقم ہاتھ آئی اُس سے مہمانوں کے سالن کا انتظام کیا گیا۔ روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ زیور فروخت کیا گیا تھا یا رہن رکھا گیا تھا دونوں میں سے ایک واقعہ پیش آیا۔

"دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لئے پھر کچھ نہیں ہے۔ فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا۔"

یعنی (صاحب ایمان) کا کام ہے کہ جس حد تک اُسے استطاعت ہو، جس حد تک توفیق ہو وہ ضرور کچھ نہ کچھ کرے۔ پس جو ہمیں توفیق تھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے تابع ہم نے وہ سب کچھ کر دیا۔

"اب ہمیں ضرورت نہیں جس کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔ اگلے دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رسان آیا تو حضور نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا چٹھی رسان کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈر ہوں گے جو مختلف جگہوں سے آئے تھے سو سو پچاس پچاس روپے کے۔ اور ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں۔ مہمانوں کے صرفہ کے لئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں۔ آپ نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی ... کہ جیسا کہ ایک دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا۔ اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔"

ریویو آف ریلیجنز اردو جنوری ۱۹۴۲ء صفحہ ۴۴، ۴۵
(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷)

حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) اپنے ابتدائی زمانے کا ذکر کرتے ہوئے ایک شعر میں فرماتے ہیں:- ؎

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

کہ دیکھو ایک وہ وقت تھا کہ میرا گزارہ دستر خوان کے بچے ہوئے ٹکڑوں پر تھا۔ مجھے اپنے گھر میں کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی اور مجھے دستر خوان کے چُنے ہوئے کھانوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، جو کچھ بچ رہتا تھا وہ میں خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کھا لیتا تھا۔ وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ۔ اب دیکھو! میں بڑے بڑے خاندانوں کا کھلانے والا بن گیا ہوں۔ اور کیسا میرا دنیا میں لنگر جاری ہوا ہے۔

حضرت (فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) بھی لنگر کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس کی بنیاد (حضرت بانیٔ سلسلہ) نے قائم کی ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ تین سو سال کے اندر تیری جماعت ساری دنیا پر غالب آ جائے گی اور تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا بلکہ تین سو سال کے بعد ایک لنگر امریکہ میں بھی ہو گا۔ ایک چین میں بھی ہو گا۔ ایک انڈیا میں بھی ہو گا۔ ایک جرمنی میں بھی ہو گا۔ ایک روس میں بھی ہو گا۔ ایک چلین میں بھی ہو گا۔ ایک انڈونیشیا میں بھی ہو گا۔ ایک سیلون میں بھی ہو گا۔ ایک برما میں بھی ہو گا۔ ایک شام میں بھی ہو گا۔ ایک لبنان میں بھی ہو گا۔ ایک ہالینڈ میں بھی ہو گا غرض دنیا کے ہر بڑے ملک میں یہ لنگر ہو گا۔"

(سیر روحانی جلد سوم صفحہ ۱۲۶۔ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ)

حضرت (فضل عمر) نے تین سو سال کے بعد جن ملکوں میں لنگروں کے جاری ہونے کی خبر دی تھی وہ آج ایک سو سال ہونے سے قبل ہی اکثر ملکوں میں پوری ہو چکی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ کا بابرکت لنگر

وہ آخری جلسہ سالانہ جو حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی زندگی میں منعقد ہوا۔ اور جس میں ایک بڑا لنگر جاری ہوا۔ آج افریقہ کے مختلف ممالک میں بھی ہر جلسہ سالانہ پر اُس سے کئی گنا بڑے لنگر جاری ہوتے ہیں۔ غانا میں بھی وہ لنگر جاری ہوتے ہیں، نائیجیریا میں بھی ہوتے ہیں۔ سیرالیون میں بھی ہوتے ہیں اور گیمبیا میں بھی ہوتے ہیں، اسی طرح یورپ کے مختلف ممالک میں بھی اُس سے بہت بڑے بڑے لنگر خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری ہوتے ہیں اور نہایت عمدگی اور حُسنِ انتظام کے ساتھ جاری رکھے جاتے ہیں، جرمنی میں بھی بہت ہی عظیم الشان لنگر (حضرت بانیٔ سلسلہ) کا جاری ہو چکا ہے اور یونائیٹڈ کنگ ڈم (برطانیہ) میں بھی حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا ایک بہت شاندار لنگر جاری ہو چکا ہے۔ انڈونیشیا میں بھی یہ لنگر جاری ہو چکا ہے۔ قادیان میں تو جاری ہی ہے۔ ربوہ میں بھی آج تک یہ لنگر سارا سال اپنے فیض کے لحاظ سے جاری رہتا ہے گو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اس لنگر کے جاری کرنے پر قدغن لگا دی گئی ہے۔ مگر فیض کے لنگر دنیا میں کون بند کر سکتا ہے۔ ایک لنگر (-) بند کرنے کی کوشش کی گئی تو ایک سو چھبیس (۱۲۶) ممالک میں (حضرت بانیٔ سلسلہ) کے لنگر جاری ہو گئے۔

ایک وہ وقت تھا کہ لنگر کے اخراجات کے لئے حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو اپنی زوجہ مطہرہ کے زیور بیچنے پڑے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن زیوروں ہی کی برکت ہے جو آج ساری دنیا کے لنگروں کے بے شمار اخراجات کی صورت میں ہمیں سال بہ سال عطا ہوتی چلی جا رہی ہے اور ہمیشہ ہوتی چلی جائے گی۔ صرف ایک انگلستان کے سالانہ جلسے پر ہی آج ایک کروڑ روپے سے زائد خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح دنیا کے بڑے بڑے دیگر ممالک میں بھی کروڑہا روپے جلسہ سالانہ پر اس طرح خرچ کئے جاتے ہیں کہ خرچ کرنے والوں کو محسوس بھی نہیں ہوتا کہ رقم کیسے آئی، کس طرح اکٹھی کی گئی۔ از خود بہتے ہوئے دریا کی صورت میں یہ روپے پہنچ رہے ہیں، مگر ان دریاؤں کو جاری کرنے والا وہی رازق خدا ہے جس نے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے لنگر کو جاری فرمایا اور آپ سے یہ وعدہ فرمایا کہ اے دستر خوان کے ٹکڑوں پر پلنے والے انسان! تو نے ہماری خاطر ہر مشقت برداشت کی ہم تیرے فیض کے لنگر تمام دنیا میں جاری کر دیں گے۔

جلسہ قادیان پر دس۱۰ کروڑ روپے کا مجموعی خرچ

حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو مالی قربانی کا نظام جاری فرمایا ہے اُس کا عام لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ کس طرح بے انتہا مالی قربانی جماعت احمدیہ کی طرف سے مسلسل کُل عالم میں پیش کی جا رہی ہے گورے اور کالے اور مشرق اور مغرب میں کوئی تمیز نہیں رہی۔ امیر بھی مالی قربانی میں پیش پیش ہیں اور غریب بھی مالی قربانی میں پیش پیش ہیں۔ کچھ وہ رقوم ہیں جو چندوں کی صورت میں جلسہ سالانہ پر خرچ کی جاتی ہیں، کچھ وہ رقوم ہیں جو دُور دُور سے تکلیف اُٹھا کر اور بہت اخراجات کر کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے لوگ صرف کرتے ہیں اور ان کا کوئی حساب نہیں رکھا جاتا۔ اس جلسہ سالانہ میں، جس میں ہم آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس کی تیاری کا خرچ بھی آپ میں سے اکثر کو معلوم نہیں اور اندازہ نہیں۔ تقریباً ایک سال سے یہ اندازہ لگا کر کہ خدا تعالیٰ کی انگلی اب مرکز قادیان میں جلسہ منعقد کرنے کی طرف اشارے فرما رہی ہے اور خدا کی تقدیر یہ دکھا رہی ہے کہ مجھے بھی (اللہ نے چاہا تو) اُس جلسے میں شرکت کی توفیق ملے گی۔ جب میں نے حالات کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ یہاں رہائش کی جگہیں اتنی تھوڑی ہیں اور اتنی معمولی رہ گئی ہیں اور ایک لمبے عرصے سے عدم توجہ کی وجہ سے جو مکانیت ہمارے قبضے میں تھی وہ بھی ایک ایسے حال کو پہنچ چکی ہے کہ اعلیٰ معیار تو درکنار معمولی معیار کے انسان کے لئے بھی اس میں زندگی بسر کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ پس اس علم کے بعد، اس تکلیف دہ احساس کے بعد، بڑی تیزی کے ساتھ قادیان میں مکانیت کی حالت بہتر بنانے کا کام شروع کیا گیا اور بعض مزید مہمان خانے تعمیر کروائے گئے۔ اس تیاری پر اڑھائی کروڑ روپے سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ ایک لمبے عرصے سے ویسے ہی قادیان کی بہبود پر جو خرچ کیا جا رہا ہے وہ بھی وہ خرچ ہے جو آج آپ کے کام آ رہا ہے۔ علاوہ ازیں جو یورپ اور امریکہ اور دیگر مغربی ممالک سے آنے والے ہیں ان کے اخراجات کا میں نے جو محفوظ اندازہ کیا ہے اسی طرح پاکستان سے آنے والے یا مشرقِ بعید سے آنے والے، ان کو شامل کریں تو زائرین نے اپنی جیبوں سے اس سفر کے لئے دس۱۰ کروڑ روپے سے زائد رقم خرچ کی ہے۔ تو کہاں یہ کہ ۷۵ مہمانوں کے شام کے کھانے کے لئے سالن نہیں ہوتا تھا، کہاں یہ کہ آج دنیا بھر سے حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے شیدائی، آپ کی اُس مقدس سرزمین کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیارت کے لئے اس شوق اور ولولے سے حاضر ہو رہے ہیں کہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا دیئے اور اسے اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ جو شامل نہیں ہو سکے وہ روتے ہیں، وہ بے انتہا دکھ اور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ آنے سے پہلے مجھے بہتوں کے خط ملے۔ انہوں نے بھی روتے ہوئے خط لکھے۔ مجھے بھی بہت رونا آیا کہتے تھے کاش ہماری غربت حائل نہ ہوتی۔ کاش ہم بھی اس تاریخی جلسے میں شرکت کی سعادت پا جاتے۔ خوش نصیب ہیں وہ بھائی جن کو خدا نے پَرِ پرواز بخشے۔ مَیں آپ سے یہ التجا کروں گا کہ اپنے ان پیارے بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو کچھ یہاں دیکھیں ان کی آنکھوں سے بھی دیکھیں۔ ان کے لئے بھی دلوں میں تڑپ محسوس کریں۔ ان کے لئے بھی دُعائیں کرتے رہیں تاکہ آج اس عظیم مبارک جلسے کی سعادت سے دُنیا بھر کا کوئی احمدی محروم نہ رہے۔

حضرت بانی سِلسلہ کی زبانی مقاصدِ جلسہ سالانہ

اَب مَیں آپ کو حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اپنے الفاظ میں اس مبارک جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض وغایت بتاتا ہوں تاکہ محض جذباتی لذّت آپ کا مقصودِ نظر نہ ہو۔ محض چند گھنٹوں یا چند دنوں کی خاص کیفیات کا حصول اور جذبات کا تموّج آپ کے آنے کا مقصد نہ رہے۔ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جن دُعاؤں اور امنگوں اور تمناؤں اور توقعات کے ساتھ اس عظیم جلسے کی بنیاد ڈالی تھی آپ جس طرح چاہتے تھے کہ شریک ہونے والے شرکت فرمائیں۔ اس طرح آپ کو شرکت کرنی چاہیئے اور ان سب برکتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے جو برکتیں اس جلسے کے تعلق میں حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے پیشِ نظر تھیں۔ حضور فرماتے ہیں :-

"تمام مخلصین داخلین سِلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم (۔) کی محبّت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔"

(یعنی موت کا ویسا ڈر نہ رہے جیسے دنیا داروں کو ڈر ہُوا کرتا ہے بلکہ کچھ حرص بھی موت کے ساتھ وابستہ ہو جائے، کچھ اگلی دُنیا کی دید کی خواہش بھی اس میں شامل ہو جائے اور موت کے لمحات مکروہ نظر نہ آئیں)۔

"لیکن اِس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حِصّہ اپنی عُمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کِسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضُعف اور کسل دُور ہو۔ اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پَیدا ہو جائے۔ سو اِس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دُعا کرنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سِلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔"

(یہ جو حِصّہ ہے یہ بطور خاص بڑی شان کے ساتھ اس جلسہ سالانہ پر صادق آرہا ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں میں سے خصوصیت کے ساتھ اس کثرت سے لوگ اس جلسے میں شامل ہوئے ہیں کہ مَیں نے ایک ایک جماعت کا جائزہ لے کر یہ معلوم کیا کہ آغازِ احمدیت سے لے کر آج تک اُن علاقوں سے کبھی اتنی تعداد میں لوگ یہاں تشریف نہیں لائے تھے اور جب اُن سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا قادیان کی زیارت کا شوق تو تھا ہی لیکن اُس صورت میں کہ (امام جماعت) وہاں موجود ہو۔ اللہ نے ہمیں یہ موقع عطا فرمایا اور غربت کے باوجود، تنگی ترشی کے باوجود جس حد تک بن سکا ہم نے یہاں پہنچنے کی کوشش کی۔ ایک جماعت کے دوستوں سے جب مَیں نے پوچھا کہ کتنے تشریف لائے، انہوں نے کہا کیا پوچھتے ہیں گھروں کو تالے پڑ چکے ہیں۔ پیچھے کوئی نہیں رہا۔ اور اسی طرح دُور دُور کی جماعتوں سے تین دن اور تین راتوں کی سخت تکلیف دہ مسافت کا سفر اختیار کرتے ہوئے بہت کثرت سے، ہجوم در ہجوم عورتیں اور بچے اور مرد یہاں شامل ہوئے ہیں اور اس پہلو سے بھی یہ جلسہ ایک تاریخی جلسہ بن چکا ہے اور حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے منشا مبارک کے عین مطابق ہے۔ فرمایا کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی)۔

"اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میّسر نہیں آسکتا کہ وہ صُحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دِلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت وفرصت وعدم موانع قویّہ تاریخ مقرّرہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ر دسمبر کی تاریخ آجاوے توحتّی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اُس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔"

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے تو ۲۷ر دسمبر اور ۲۸ر دسمبر اور ۲۹ر دسمبر یہ تین دن جلسہ سالانہ کے مقرر فرمائے تھے۔ پھر یہ کیوں تبدیل ہوئے اور ۲۶ کو کیوں یہ جلسہ شروع کیا گیا اور علم کے باوجود کیوں ۲۶ ہی کو رکھا گیا۔ جب جلسے کی تاریخیں ۲۶، ۲۷ و ۲۸ مقرر ہوئیں تو چونکہ مجھے بچپن سے قادیان میں انہی تاریخوں میں جلسے کے منعقد ہونے کی یاد تھی۔ اس لئے مجھے تعجب نہیں ہُوا، لیکن جلسے کی تیاری کے دوران جب پہلے جلسے کی روئیداد کا مطالعہ کیا تو اس وقت مجھے معلوم ہُوا کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے از خود اپنی طرف سے ۲۷ر تاریخ کو جلسے کا آغاز تجویز فرمایا تھا۔ اُسی وقت قادیان سے رابطہ کیا گیا اور اس کے علاوہ ربوہ لکھ کر حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی زندگی میں تمام جلسوں کی تاریخوں کا مطالعہ کیا گیا تو معلوم ہُوا کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی زندگی ہی میں، آپ کی اجازت سے ان تاریخوں میں تبدیلی کی گئی، ایک سے زائد بار تبدیلی کی گئی۔ اور ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ کی تاریخوں کا تقرر بھی حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے مبارک دورِ حیات ہی میں ہو چکا تھا اور بعد میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب (امامت) ثانیہ کے زمانہ میں جیسا کہ مجھے یاد تھا ۲۶، ۲۷، ۲۸ تاریخیں مقرر کی گئیں تو یہ منشائے مبارک کے خلاف نہیں تھا بلکہ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی اجازت اس میں شامل تھی۔ یہ علم ہونے کے بعد پھر میں نے قادیان کی انتظامیہ کو اجازت دی کہ اگر ان کے لئے ستائیس کو شروع کرنا مشکل ہے تو بے شک چھبیس ہی کی تاریخ رکھیں۔ لیکن ستائیس تاریخ میں ایک اور بات یہ تھی کہ پہلا جلسہ بہرحال ستائیس کو شروع ہوا تھا اور پورے سو سال ستائیس کو ہی گزرنے تھے اور پہلے جلسے کی پہلی تاریخ کا اعادہ ستائیس ہی کو ہونا تھا۔ پھر وہ مبارک دن جمعہ کا دن بھی ہے۔ لیکن جلسے کی انتظامیہ نے محسوس کیا کہ اس سلسلے میں اب اگر تبدیلی کی گئی تو بہت سی دقتیں پیش آئیں گی اس لئے میں نے اس معاملے پر زیادہ زور نہیں دیا۔

حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں :-

"دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اُس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اِس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجّہ ہوگی۔ اور حتیّ الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ اِن جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وُہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے۔ اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اِس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اِس جلسہ میں اُس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی۔"

(پس اِس جلسے کی دعاؤں میں اپنے (فوت شدہ) بھائیوں، ساتھیوں اور بہنوں اور بچّوں کو بھی یاد رکھیں جو گذشتہ سال اور اِس سال کے جلسوں کے دوران وفات پاگئے ہیں)۔ پھر فرماتے ہیں :-

"اور تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیّت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزّت جلّشانہ، کوشش کی جائے گی۔ اور اِس رُوحانی جلسہ میں اور بھی کئی رُوحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو ... اللہ القدیر (نے چاہا تو) وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(روحانی خزائن (آسمانی فیصلہ) جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۵۲)

پھر "شہادۃ القرآن" میں حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں:

"اوّل یہ کہ اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جُھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبّت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

(روحانی خزائن (شہادۃ القرآن) جلد ۶ صفحہ ۳۹۴)

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی مخالفت کرنیوالوں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا)۔

قادیان آتے ہوئے مجھے یہ خیال آیا کہ بٹالہ پاس ہی ہے۔ دُور دُور سے زمین کے کناروں سے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے شیدائی۔ (جن دور دراز کے راستوں سے لوگ آئیں گے ان کے آنے سے راستوں پر گڑھے پڑجائیں گے) (تذکرہ صفحہ ۶۶۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ ربوہ) کا مظہر بنے ہوئے جوق در جوق کھچے چلے آرہے ہیں۔ ہم بٹالے سے مولوی محمد حسین صاحب کا حال تو معلوم کریں کہ ان کا نام ونشان وہاں ہے بھی کہ نہیں۔ - - - -

- - - آج اُن کا نام لیوا کوئی بٹالہ میں موجود ہے کہ نہیں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے مَیں نے عزیزم ہادی علی کو یہاں کے کچھ مقامی دوستوں کے ساتھ خاص طور پر بٹالے بھجوایا کہ سارے بٹالے میں پھر کر ذاتی طور پر لوگوں سے ملیں۔ عوام سے بھی ملیں اور بڑے آدمیوں سے بھی ملیں اور معیّن طور پر سوال کریں کہ کیا آپ کسی صاحب کو جن کا نام مولوی محمد حسین بٹالوی تھا جانتے ہیں آپ نے کبھی اُن کا نام سُنا، آپ کو کچھ واقفیت ہے کہ اُن کا حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانے میں مخالفت کا کیا حال تھا یا اُن کا جماعت کے معاملے میں کیا رویّہ تھا۔ اس قسم کے سوالات کر کے ان سے پتہ کریں۔ سارا دن بٹالے پھرتے رہے لیکن کسی ایک شخص کو بھی خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو مولوی محمد حسین کے نام کا پتہ نہیں تھا اور ایک بھی نہیں تھا جسے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا نام نہ آتا ہو آخر جب زندوں میں یہ اُن کا نام تلاش کرنے میں ناکام رہے اور مایوس ہو گئے تو ان کو خیال آیا کہ کیوں نہ مولوی محمد حسین صاحب کے قبرستان جا کر وہاں کتبے پر ان کا نام پڑھا جائے۔ چنانچہ جب قبرستان کی تلاش کی گئی تو اس قبرستان کا کوئی وجود کہیں دکھائی نہ دیا گویا وہ صفحۂ ہستی سے مٹ چکا تھا اس تلخ حقیقت کو جاننے کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرت کا ایک عظیم نشان ہے یہ اُس دفتر پہنچے جہاں تمام قبرستانوں اور مساجد اور مندروں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے یعنی وقف کا دفتر اُس کے سربراہ سے ملے اور اس سے انہوں نے پوچھا کہ ہمیں زندوں میں تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا کوئی نام ونشان نظر نہیں آیا۔ ہم اُس قبرستان کی تلاش میں ہیں جس میں مولوی صاحب دفن تھے۔ انہوں نے اپنا سارا ریکارڈ دیکھا۔ انہوں نے کہا نہ وہ قبرستان آج صفحۂ ہستی پر موجود ہے، نہ ہمارے ریکارڈ میں اس کا ذکر موجود

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں یہ فرمایا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا نواسہ احمدی ہو گیا تھا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا)۔

مسابقت کی بابرکت دَوڑ

جہاں تک جلسہ سالانہ کی حاضری کا تعلق ہے اب تو یہ معاملہ بہت بڑھ چکا ہے۔ دس دس، پندرہ پندرہ، بیس بیس، چالیس چالیس، پچاس پچاس ہزار کے سالانہ جلسے دُنیا میں مختلف جگہ منعقد ہو رہے ہیں۔ لیکن بات اُس سے بھی آگے بڑھ چکی ہے۔ اب تو خدا کے فضل سے ایک ایک سال میں بعض مُلکوں میں پچاس ہزار سے زائد بیعتیں ہو رہی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سال بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکوں میں پورے جلسہ سالانہ کے سامان میسّر آ رہے ہیں اور یہ سلسلہ کسی اتفاقی حادثے کا نتیجہ نہیں ایک رُجحان ہے جو قائم ہو رہا ہے اور مستحکم ہوتا چلا جا رہا ہے اور جب بعض ممالک کے متعلق یہ اطلاعیں دوسرے ممالک کو پہنچتی ہیں تو وہ بھی جوشِ رشک سے اُن سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرضیکہ تمام دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسابقت کی یہ دوڑ جاری ہو چکی ہے۔

اہلِ ہندوستان کو اعزاز قائم رکھنے کی تلقین

اے ہندوستان والو! اے بھارت کے احمدیو! کیا اس عزت اور سعادت کو جو خدا نے تمہیں عطا کی تھی۔ دوسرے ملکوں کو تم اپنے سے چھین کر لے جانے کی اجازت دو گے۔ کیا تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو گے اور افریقہ اور امریکہ اور یورپ اور دُنیا کے یہ دوسرے ممالک (دعوت الی اللہ) کے ذریعے احمدیت کا پیغام پھیلانے میں تم سے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو بہت ہی بڑی بدنصیبی ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے پیغام کے لئے حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ) کو قادیان کی بستی میں (بھیجا) اور ہندوستان کی سرزمین کو یہ اعزاز بخشا تھا۔ چاہیئے کہ اس اعزاز کو ہمیشہ آپ زندہ رکھیں ہمیشہ اپنائے رکھیں اور کسی دوسرے کو اجازت نہ دیں کہ اس اعزاز کا جھنڈا وہ آپ کے ہاتھوں سے چھین کر غانا میں گاڑ دے یا نائیجیریا میں گاڑ دے یا گیمبیا میں گاڑ دے یا جرمنی میں گاڑ دے یا امریکہ اور افریقہ یا مشرق کے دوسرے ممالک میں گاڑ دے۔ یہ آپ کی سعادت ہے اِسے اپنے بازو اور سینے سے چمٹائے رکھیں۔ یہ وہ جھنڈا ہے جس کی خاطر جان بھی دینی پڑے تو جان دینی کوئی نقصان کا سودا نہیں۔

---------- وہ جھنڈا جو (حضرت بانیٔ سلسلہ کے ہاتھ میں دیا گیا۔ ناقل) دیکھیں اُس کی اُن کے دل میں کیسی توقیر تھی، کیسی عظمت تھی، کیسا اس کا عشق اور کیسی محبت تھی۔

آج خدا تعالیٰ نے (حضرت بانیٔ سلسلہ) کی غلامی کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے (دینِ حق) کے احیائے نو کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے۔ آج لوائے احمدیت قادیان کی نشانی بن چکا ہے۔ لوائے قادیان اور لوائے احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں اور یہی (د۔) آئندہ تمام عالم پر لہرائے گا۔ اس کو کیوں آپ اپنے سینے سے چمٹا کر نہیں رکھتے۔ کیوں اس سعادت کو دوسروں کو لے جانے اجازت دیتے ہیں۔ پس اے بھارت کی جماعتو! میں تمہیں بار بار بڑے عجز اور انکسار کے ساتھ اس اہم فریضے کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اُٹھو! اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے تمام بھارت میں پھیل جاؤ۔ کیونکہ آج بھارت کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے اور اگر آپ سارے بھارت کو (دینِ حق) کے پُرامن پیغام کی رونق سے بھر دیں گے۔ اگر آپ آج تمام بھارت کو (دینِ حق) کے عالمگیر امن کے لواء کے نیچے اکٹھا کر دیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام دُنیا کی قوموں کا امن آپ سے وابستہ ہو جائے گا۔

جلسہ کے ساتھ نمائشیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ جلسوں کی برکت سے بعض اور برکتیں بھی ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ جلسے کی کوکھ سے ایک نمائش کا نظام بھی پھوٹا ہے اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور (دعوت الی اللہ) اور جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے نقشے مختلف رنگ میں کتابی صورتوں میں بھی اور تصویری زبان میں بھی اور صوتی زبان میں بھی اِن نمائشوں میں پیش کئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ نمائشیں جگہ جگہ بے حد مقبول ہو رہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں بھی پیغامِ حق پہنچانے کے لئے ان نمائشوں سے جس حد تک توفیق ملے استفادہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ لوگ جن کو آپ محض (دعوت الی اللہ کا) لٹریچر دیتے ہیں وہ پوری طرح جماعت کی اہمیت کو لٹریچر سے نہیں سمجھ سکتے ان کو پتہ نہیں آپ کون ہیں اُن میں سے لاکھوں، کروڑوں ایسے ہیں جنہوں نے احمدیت کا نام بھی نہیں سُنا ہو گا۔ یا سُنا ہے تو سرسری طور پر۔ ان کو احمدیت سے روشناسی کی خاطر ان نمائشوں میں لانا چاہیئے۔ جن جن ممالک میں اِن نمائشوں سے استفادہ شروع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت ہی اُمید افزاء رپورٹیں وہاں سے ملتی ہیں۔ ہندوستان میں بھی بعض علاقوں میں اِن نمائشوں سے بڑا فائدہ اٹھایا گیا۔ پس ان نمائشوں کو ہمارے جلسہ سالانہ کا اب ایک مستقل حِصّہ بن جانا چاہیئے۔ پچھلے دنوں اکرا (غانا) میں ایک نمائش کا افتتاح ہوا۔ ڈائریکٹر آف انفارمیشن تشریف لائے ہوئے تھے اس نمائش کو دیکھنے کے بعد ان کے جو ریمارکس تھے وہ یہ ہیں کہ:۔

"اس حیرت انگیز ترقی کو دیکھ کر یہ کہنا بالکل سچ ہے کہ آپ کی جماعت سو سال نہیں بلکہ پانچ سو سال پرانی ہے"۔

اللہ کے فضل سے جس تیز رفتاری سے جماعت اب دُنیا بھر میں آگے بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آئندہ چند سالوں میں آنے والے یہ نہیں کہا کریں گے کہ سَو سال نہیں بلکہ پانچ سو سال پرانی ہے وہ یہ کہا کریں گے کہ سَو سال نہیں بلکہ ہزار سال پرانی ہے۔ مگر میری نظر اُس سے بھی پہلے پر ہے ---

(اس مرحلہ پر حضور نے آخرین کی فضیلت اور کامیابی کا ذکر فرمایا۔)۔

جماعت احمدیہ کی خدمتِ خلق

جماعت احمدیہ نے جو مختلف خدمت کے کام کئے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی سرشت میں داخل ہے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ مذہبی جماعتیں جو اللہ سے سچّی محبت رکھتی ہیں۔ اللہ کی مخلوق سے بھی سچی محبت رکھتی ہیں۔ ایک، دوسرے کی صداقت کو جانچنے کا پیمانہ ہے۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں خدا کا عاشق ہوں اور اپنے رب سے اور اس کے جاری کردہ مذہب سے بے حد محبت رکھتا ہوں لیکن خدا کی مخلوق سے نفرت کرتا ہوں یا خدا کے نام پر دوسروں کو ظلم کی تلقین کرتا ہوں تو میرے نزدیک اس کا مذہب جھوٹا ہے یا مذہب سچا تھا تو وہ خود جھوٹا ہے کیونکہ بارہا میں اسی بات کا اظہار کر چکا ہوں کہ میری عقل میں یہ بات داخل ہی نہیں ہو سکتی کہ خالق سے تو محبت کی جائے اور مخلوق سے نفرت کی جائے یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کسی مصوّر سے تو پیار ہو لیکن اس کی بنائی ہوئی تصویروں اور نقوش سے نفرت ہو۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کسی MUSICIAN سے، کسی موسیقی کے ماہر سے تو پیار ہو لیکن اس کی موسیقی کی ہر تخلیق سے نفرت ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ یہ عقل کے خلاف بات ہے۔ پس جماعت احمدیہ اللہ سے اپنی محبت کے دعوے میں سچّی ہے اسی لئے جماعت احمدیہ دُنیا کے ہر ملک میں خدمت کے کاموں میں ہمیشہ مصروف رہتی ہے خواہ کوئی خدمت کو قبول کرے اور سراہے یا نہ سراہے۔ اس سے قطع نظر ہماری نظر اپنے خالق و مالک پر رہتی ہے۔ ہم اس کی رضا کی خاطر اس کے بندوں کی تکلیفیں دُور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا کی خاطر جن کی تکلیفیں دُور کرنے کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں ان میں سے بعض جاہل اس کی سزا کے طور پر تکلیف دُور کرنے والے کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ بدنصیبی سے یہاں ہندوستان کے ہمسایہ ملک میں ایسے واقعات ہوئے کہ احمدی ڈاکٹر اور احمدی طب کے طلباء نے بہت قیمتی وقت خرچ کر کے، بہت محنت اٹھا کر اور جماعت سے بہت سی رقم ان کاموں کے لئے وصول کر کے طبّی کیمپ لگائے۔ ایسے علاقوں میں خدمت کے لئے ماہرین پہنچے جہاں طبّی سہولتیں میسّر نہیں تھیں اور جب بعض بدنصیب مولویوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے حکومت میں جا کر رپٹیں لکھوائیں کہ یہ لوگ بنی نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کو روکو، چنانچہ ان میں سے کئی ڈاکٹر، کئی دن جیلوں میں قید رہے ہیں، لیکن چونکہ وہ محض للہ یہ کام کر رہے تھے انہوں نے قطعاً پرواہ نہیں کی کہ جن کی خدمت کرتے ہیں ان کا کیا ردِّ عمل ہے اور مجھے بھی جو خط لکھے، وہ شکایت کے رنگ میں نہیں بلکہ اپنے لُطف کے اظہار کے طور پر لکھے۔ کہتے ہیں کہ ہم جیلوں میں بڑا ہی مزا اٹھا رہے تھے۔ اُس وقت ہمارا ایمان سچا ثابت ہوا۔ اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ خدا کی خاطر کام کرنے کا مزا دُنیا کی کوئی قوم چھین نہیں سکتی۔ جس کی خاطر ہم نے کام کیا وہ اس تکلیف سے اور بھی زیادہ راضی ہو گیا۔ پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجائے اس کے کہ ہمیں ان نیک کاموں میں نامراد کر دیتے ہمارے نیک کاموں کی قبولیت کو انہوں نے اور بھی زیادہ بڑھا دیا۔ لیکن ایسے بدنصیب واقعات مختلف ملکوں کی تاریخ میں گاہے بگاہے ہوتے رہتے ہیں اور کسی ایک ملک کی تاریخ کا حصّہ نہیں۔ مخالفت، ہمیشہ ترقی کے ردِّ عمل کے طور پر ظاہر ہوا کرتی ہے۔ یہ مخالفت پاکستان کی جماعتوں کی خدمت کی گواہ بن گئی ہے۔ اس بات کی گواہ بن گئی ہے کہ پاکستان کی جماعت کی نشوونما سے غیر کو خطرہ محسوس ہو رہا ہے اگر ہندوستان یا دیگر ممالک میں اسی شان کے ساتھ جماعتیں آگے بڑھیں جیسا کہ اب بہت سی جگہ بڑھ رہی ہیں تو بعید نہیں کہ بعض دوسری جگہوں میں بھی اسی قسم کا تکلیف دہ ردِّ عمل ظاہر ہو۔ لیکن ضروری بھی نہیں کہ وہ ضرور ظاہر ہو۔ اس لئے ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو عقل عطا فرمائے۔ حلم عطا فرمائے۔ سعادت عطا فرمائے جو ان کے لئے خیر لے کر حاضر ہوتے ہیں، اس خیر کا جواب وہ شر سے نہ دیں اور ہندوستان میں بھی جب جماعت احمدیہ کثرت سے پھیلنے لگے اور مجھے یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب ایسا ضرور ہو گا، تو ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ جن کی بھلائی کی خاطر ہم یہ کام کریں گے وہ اگر اس بھلائی کا شکر ادا نہ بھی کر سکیں تو ناشکری کی صورت میں اور تکلیف کی صورت میں اس کا اظہار نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو امن عطا فرمائے۔ آپ کو امن میں رکھے اور اس کی رحمت کا سایہ آپ پر دراز ہو۔ خدمتِ دین کے کاموں میں آگے بڑھیں خدمتِ دنیا کے کاموں میں بھی آگے بڑھیں۔ اور خدا کی رحمت کا سائبان اس سفر میں ہمیشہ آپ کے سر پر دراز رہے۔

طاہر آباد اور کرشن نگر کی تعمیر

ہندوستان میں پچھلے دنوں بہار میں مذہبی فسادات ہوئے اور مسلمانوں کو بھی تکلیف پہنچی اور بعض ہندوؤں کو بھی تکلیف پہنچی۔ اس کے نتیجے میں جماعت بہار کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا اور قادیان نے اس کی تائید فرمائی کہ وہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے مظلوموں کے اجڑے ہوئے گھروں کے لئے کچھ کرنا چاہیئے۔ تعمیرِ نو کے لئے کچھ خرچ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ جائزہ لینے کے بعد میں نے کچھ رقم منظور کی اور انہوں نے لکھا کہ ہم اس رقم سے طاہر کالونی آباد کریں گے یعنی وہ احمدی اور غیر (از جماعت) مسلمان جن کے گھر جلائے گئے اور منہدم کئے گئے ان کے لئے ایک الگ سر چھپانے کی مناسب و موزوں جگہ مہیّا کر دیں گے۔ ان کو میں نے لکھا کہ یہ بات تو آپ کے دعاوی کے خلاف ہے کہ اپنی خدمتِ خلق کی سرگرمیوں کو مذہب کے دائرے میں محدود کر دیں اگر آپ نے طاہر آباد بنانا ہے تو ایک کرشن نگر بھی بنائیں اور جن ہندوؤں کو تکلیفیں پہنچی ہیں ان کو بھی سر چھپانے کے لئے جگہ مہیّا کریں۔ چنانچہ کل رات بہار سے جو وفد آیا ہے اس نے مجھے یہ خوشکن اطلاع دی ہے کہ خدا کے فضل سے طاہر آباد ہی نہیں بلکہ کرشن نگر بھی مکمّل ہو گیا ہے۔

بھارت میں خدمتِ خلق

تمام دنیا میں جو خدمتِ خلق کے کام ہو رہے ہیں ان کی تفصیل تو بہت لمبی ہے اور یہ موقع بھی نہیں یہاں اس کے بیان کا جو جلسہ انگلستان میں ہوتا ہے اس کے دوسرے روز کی کارروائیوں میں میں مختصراً اس کا ذکر کیا کرتا ہوں امسال بھی (اللہ نے چاہا تو) وہیں یہ ذکر کروں گا۔ لیکن ہندوستان سے تعلق رکھنے والے واقعات میں سے اہم واقعات یہ ہیں کہ اڑیسہ کے سیلاب زدگان کی بھی مدد کی گئی۔ مضافاتِ قادیان میں سیلاب زدگان کی بھی امداد کی گئی۔ قادیان کے گرد و نواح میں آئی کیمپ لگائے گئے۔ ایک سو انیس دیہات کو اس سے فائدہ پہنچا اور ہندوستان میں دوسرے رنگ میں بھی احمدی اور غیر (از جماعت) مسلم اور غیر مسلم غرباء کی حسبِ توفیق خدمت کی گئی۔ سلمان رشدی کا جو واقعہ ہوا اس پر علماء نے مسلمانوں کو اشتعال دلا کر فسادات کروائے۔ بمبئی میں اس فساد کے نتیجے میں کچھ مسلمان شہید ہوئے اگرچہ ہم ان فسادوں کے مؤیّد نہیں تھے (۔) لیکن اس کے باوجود میں نے پتہ کروایا تو قادیان لکھا کہ ان فسادات کے نتیجے میں کچھ عورتیں بیوہ ہوئی ہیں۔ کچھ بچے یتیم ہوئے ہیں ان بیچاروں کا قصور کوئی نہیں۔ ان کو علماء نے جس طرف ڈال دیا پڑ گئے اور مجھے یہ ڈر ہے کہ ان واقعات کے بعد ان کا کوئی والی وارث ان میں سے پیدا نہیں ہو گا۔ اور ان کو اسی طرح اپنے حال پر چھوڑ دیں گے اس لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں، خواہ ناسمجھی کے نتیجے میں لیکن محبت میں جن لوگوں نے جانیں دی ہیں ان کی بیواؤں اور ان کے یتیموں کی احمدیت والی وارث ہے۔ آپ جائیں اور ان گھروں کو تلاش کریں اور ان کو بتائیں کہ آپ کی ساری ضرورتیں ہمیشہ (اللہ نے چاہا تو) جماعت احمدیہ پوری کرتی رہے گی اور خدا کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔

ہندوستان کی جماعتوں کی بہبود کے لئے ایک کروڑ روپیہ

ہندوستان کی طرف اور ہندوستان کی احمدیہ جماعتوں کی بہبود کی طرف خصوصیت سے میری توجہ چند سال پہلے ایک ایسی رؤیا کے نتیجے میں ہوئی جو کسی احمدی دوست نے، مجھے ابھی یاد نہیں کہ وہ کہاں کے تھے، لکھ کر بھجوائی۔ مجھے افسوس ہے کہ کاغذات میں اب وہ تلاش نہیں ہو سکی لیکن جن دنوں میں اس کا مضمون میرے ذہن میں تازہ تھا میں نے ایک جلسے پر اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ وہ رؤیا یہ تھی کہ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) قادیان تشریف لائے ہیں اور اس خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ میری بگھی کو نکالو۔ میں چاہتا ہوں کہ سیر پہ نکلوں لیکن جب بگھی نکالی گئی تو وہ عدمِ استعمال کی وجہ سے زنگ آلود ہو چکی تھی اور خستہ حالت میں تھی۔ پس فوری توجہ کی گئی کہ اس بگھی کو اس قابل بنایا جائے کہ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس پر سوار ہو کر سیر فرما سکیں۔ اس سے میں سمجھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام بھجوایا گیا ہے کہ ہندوستان میں جماعتوں کو اب تیزی سے سفر اختیار کرنا ہے ان کے پاس ذرائع میسّر نہیں ہیں۔ عدم توجہ کا شکار ہیں۔ اس لئے ان کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ چنانچہ اسی وجہ سے قادیان کی جماعتوں سے دور دراز ہر جگہ براہِ راست رابطے پیدا کئے گئے ان کی ضرورتوں کا خیال کیا گیا اور جہاں تک خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی قادیان کی بھی اور بیرون کی ضرورتوں کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن صرف یہی بات کافی نہیں ہے بلکہ مستقل نوعیت کے انتظامات جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاص احسان ہے کہ اس جلسے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے بغیر کسی خاص تحریک کے وہ سامان مہیّا فرما دیئے ہیں۔ جب میں قادیان حاضر ہونے کی تیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ خیال آیا کہ جانے والے ضرور قادیان اپنے درویش بھائیوں کے لئے اور ہندوستان کے ضرورت مندوں کے لئے کچھ تحائف لے کر جا رہے ہوں گے اور وہ اپنے طور پر کسی نہ کسی کو کچھ دیں گے۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔ اس سے ذاتی احتیاج کا ایک رشتہ قائم ہو جاتا ہے جو مجھے معزز درویشوں کے حق میں پسند نہیں ہے اسی طرح ہندوستان کی غریب جماعتیں ہیں کثرت سے، بہت ہی مخلص اور فدائی۔ مثلاً اڑیسہ کی جماعتیں ہیں، کشمیر کی جماعتیں ہیں۔ اسی طرح اور دیگر بڑے بڑے صوبوں میں بڑی غریب جماعتیں ہیں۔ ان کی عزّتِ نفس کو بھی اس بات سے ٹھوکر لگے گی کہ آنے والے از خود جس کو چاہیں کچھ رقمیں تقسیم کرتے پھریں۔ اُن سے میں نے کہا کہ جانے سے پہلے ہی جہاں تک ممکن ہو معلومات اکٹھی کریں اور وہ رقمیں مرکز کے سپرد کریں تا کہ اس جلسے کی برکت کو باقاعدہ منصوبے کے تحت ہندوستان کی ضرورت مند جماعتوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ جب وہ اطلاعیں آنی شروع ہوئیں تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کثرت سے لوگوں نے خدمت کے لئے تحائف بھجوائے۔ یعنی نقدی کی صورت میں۔ اور میں نے تاکید کی تھی کہ الگ تحریک نہیں ہے۔ بلکہ از خود جن کے دلوں میں یہ تمنّا ہے کہ قادیان جائیں تو کچھ خدمت کی سعادت پائیں وہ اپنی رقمیں پیش کریں اور باہر کی جماعتیں جو وفود بھجوا رہی ہیں وہ بھی کچھ رقوم پیش کریں۔ اب میں آپ کو یہ خوشخبری پہنچاتا ہوں کہ ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی بہبود کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ روپیہ مہیّا ہو چکا ہے اور یہ سلسلہ (اللہ نے چاہا تو) جاری رہے گا۔ میرے ذہن میں یہ نقشہ ہے اور (اللہ نے چاہا تو) مجلس شوریٰ میں اس پر غور ہو گا کہ ہندوستان کی تمام احمدی جماعتوں کو یعنی صوبائی جماعتوں کو ان کی ضرورت کی ایسی چیزیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہیّا کی جائیں جس سے وہ عزت کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔ مثلاً چھوٹی چھوٹی صنعتیں وہاں لگائی جاسکتی ہیں اسی طرح تعلیم کے لئے سہولتیں مہیّا کی جاسکتی ہیں۔ مدارس قائم کئے جاسکتے ہیں۔ اچھے ذہین طالب علموں کے لئے وظیفوں کا انتظام ہو سکتا ہے تاکہ وہ اس ملک میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ دیگر ممالک میں بھی جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ اس کے علاوہ بھی جو فوری ضرورتیں ہیں وہ بھی نقدی کی صورت میں یا جنس کی صورت میں مہیّا کی جاسکتی ہیں اور ان مدارس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے ہسپتالوں کی تعمیر ہو جو آہستہ آہستہ (اللہ نے چاہا تو) بڑھ کر بڑے بڑے ہسپتال بن جائیں گے۔ ان کے فوائد غیروں کو بھی پہنچائے جائیں گے صرف احمدیوں تک محدود نہیں رکھے جائیں گے۔ پس (اللہ نے چاہا تو) مجلس شوریٰ میں ان باتوں پر غور ہوگا اور مزید جتنی ضرورت پیش آتی جائے گی جیساکہ میں نے بیان کیا ہے خدا تعالیٰ اپنی طرف سے از خود ضرورتیں پوری کرتا چلا جا رہا ہے۔ کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا کے کاموں کی خاطر مجھے روپے کی ضرورت پڑی ہو اور اُس نے ضرورت سے زیادہ مہیّا نہ فرما دیا ہو۔ پس اس بارے میں مجھے ادنیٰ سا بھی تردّد یا وہم نہیں ہے۔ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا وہی توکل ہے جس کا آپ نے ابھی ذکر سُنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی توکّل کی خیرات ہم کھا رہے ہیں اور ہم بھی اسی توکل کے رنگ میں رنگین ہوتے ہوئے اپنے خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اور ہمیشہ ہمارے بھروسے کا بھرم رکھتا ہے اور کبھی اُس نے ہمیں شرمندہ نہیں کیا۔

دعوت الی اللہ کی حقیقی نیّت کیا ہونی چاہیے

ہندوستان میں (دعوت الی اللہ) کی طرف توجہ تو ہوئی ہے لیکن ابھی بہت ضرورت ہے (دعوت الی اللہ) کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ جاتے ہی اختلافی مسائل چھیڑ بیٹھیں اور یہ احساس ہو کہ آپ اپنی تعداد بڑھانا چاہتے ہیں۔ وہ (دعوت الی اللہ) جو اپنی تعداد بڑھانے کی نیت سے کی جائے اس نیّت میں ایک فتور ہوتا ہے (دعوت الی اللہ) اس غرض سے اس مقصد سے ہونی چاہیئے کہ خدا والوں کی تعداد بڑھے۔ جو اللہ والے ہیں وہ کثرت سے پھیلیں۔ اور اگر غیر آپ کی جماعت میں داخل نہیں بھی ہونا چاہتے تو اُن میں اللہ کے رنگ پہنچیں اور آپ کی نصیحت کا فیضِ عام ہو جائے۔ یہ وہ حقیقی (دعوت الی اللہ) کی رُوح ہے۔ اگر آپ اس کو زندہ رکھیں گے تو تعداد تو از خود بڑھے گی گو آپ کا مقصود نہ ہو، جو لوگ خدا کی خاطر بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور اپنے نفس کی ملونی بیچ میں نہیں رکھتے۔ اُن کی (دعوت الی اللہ) میں غیر معمولی برکت پڑتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ان کے اعمالِ صالح ہوں۔ ان کے اعمال ایسے پاک ہوں کہ جن کو بلا رہے ہیں وہ پہچان لیں کہ اللہ والے ہمیں اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ بُلانے والا تو خدا کی طرف بُلا رہا ہو اور ان کے اعمال شیطان کی طرف راہنمائی کرنے والے ہوں۔ اگر ایسا تضاد (داعی الی اللہ) کے کلام اور اس کے عمل میں پیدا ہو جائے تو اس کا کلام برکت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس لئے خدمت کرتے وقت بھی یاد رکھیئے اور میں اس کی تکرار کرتا ہوں کہ ضرور یاد رکھیں کہ خدمت مذہب کی طرف کھینچنے کی غرض سے نہیں ہونی چاہیئے۔ خدمت بنی نوع انسان کا دُکھ دُور کرنے کی خاطر ہونی چاہئیے۔ اگرچہ یہ ضرور ہے اور لازماً ایسا ہوتا ہے کہ خدمت کے نتیجے میں لوگ اُس مذہب کی طرف بھی مائل ہوتے ہیں جس کے غلام بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی سلسلہ ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا۔ لیکن خدمتِ خلق کا تعلق ایک اور خدمت سے بھی ہے اور اِس اعلیٰ درجے کے عرفان کے ساتھ اگر خدمت کو دین کی نشر و اشاعت سے وابستہ سمجھا جائے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ کوئی منافقت نہیں ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ ہم تو خدمت کرتے ہیں اللہ کی خاطر، اور اللہ کی خاطر اللہ کے بندوں سے پیار رکھتے ہیں۔ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب ہم سمجھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے تو ایک سب سے اعلیٰ خدمت تو بنی نوع انسان کی یہ ہے کہ جس خزانے سے ہم دُنیا جہان کی برکتیں پا رہے ہیں۔ اُس خزانے کی طرف دوسروں کو بھی تو بلائیں۔ پس (دعوت الی اللہ) کا کام بھی دراصل ایک اعلیٰ درجے کی خدمت ہے لیکن چھوٹے پیمانے پر جب ایک کو دوسرے سے وابستہ کریں تو اس کے نتیجے میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور بعض دفعہ بات کا اثر جاتا رہتا ہے۔ ایک طرف سے آپ خدمت کر رہے ہیں دوسری طرف سے لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں کہ آؤ جی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ نہ آپ کا لٹریچر کسی کام آئے گا۔ نہ آپ کی خدمت کسی کام آئے گی۔ وہی بات ہوگی کہ ؎

نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

تو خدمت کرتے وقت ہرگز فوری طور پر دین کے پھیلاؤ کی صورت میں اس کا اجر نہ چاہیں ان دونوں کو ایک دوسرے سے وابستہ نہ کریں۔ اگر اس طرح کریں گے تو نہ آپ کو ایک فائدہ حاصل ہوگا نہ دوسرا فائدہ حاصل ہوگا۔ جب خدمت کریں تو خدمت کی نیّت سے۔ جب (دعوت الی اللہ) کے لئے جائیں تو (دعوت الی اللہ) کی نیّت سے۔ خدا کی طرف بلانے کی نیّت سے۔

ہندوستان میں احمدیت کی ترقی اور واقفین کی ضرورت

بہت سے واقعات ہندوستان کے ایسے ہیں جو میرے پاس موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن جماعتوں کے بڑے دلچسپ تذکرے ہیں جو بیدار ہو رہی ہیں اور (دعوت الی اللہ) کے میدان میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اگرچہ افریقہ جیسا سماں تو پیدا نہیں ہوا لیکن یہ ضرور ہو گیا ہے کہ بعض دیہات جن میں سینکڑوں مسلمان بستے ہیں وہ پورے کے پورے اپنی (بیوت الذکر) سمیت احمدی ہونے شروع ہوئے ہیں لیکن اس سلسلے میں تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ مثلاً ابھی حال ہی میں آندھرا پردیش سے یہ اطلاع ملی تھی کہ ہمارے (دعوت الی اللہ کے) وفد کے دورے کے نتیجے میں ایک ہی مقام پر آٹھ صد بیعتیں ہوئیں اور وہ تقریباً تمام کا تمام گاؤں ہی، یعنی اس گاؤں کے مسلمان خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ لیکن مجھے فکر تربیت کی ہے کہ یہ وہ علاقے ہیں جہاں مذہب کا زیادہ علم نہیں جہاں (دینِ حق کو ماننے والے) اکثر صورتوں میں نہ نماز جانتے ہیں۔ نہ (بیوت الذکر) سے ان کا تعلق ہے اور بعض (بیوت الذکر) (دینِ حق کو ماننے والوں کے) گاؤں میں ہوتے ہوئے ویران پڑی ہیں۔ ایک آدمی ہے جس کے پاس چابی ہے۔ اکثر تالہ لگا رہتا ہے کبھی اس کو خیال آیا تو جا کر (نماز کی پکار) بھی دے دی یا بغیر (نماز کی پکار) دیئے ہی نماز پڑھ لی اور سارا گاؤں اُس سے غافل ہے۔ تو ایسی جگہ ہمیں ایسے مدرسین اور صوفیاء کی ضرورت ہے جیسے گذشتہ زمانوں میں جو بزرگ تشریف لائے اور جگہ جگہ دھونی رما کر بیٹھ رہے۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ بھارت سے یہ توقع رکھتا ہوں اور ان سے ملتجی ہوں کہ ان میں سے وہ لوگ جو زندگی کا اکثر حصّہ گزار چکے ہیں اور عمر کے آخری کنارے پر پہنچ رہے ہیں وہ بے کار وقت نہ گزاریں۔ وہ اپنی خدمتیں اس اہم دین کے کام کے لئے پیش کر دیں اور اُن کو باقاعدہ نظام کے تحت مختلف جگہوں پر بٹھا دیا جائے گا۔ ان کا کام وہاں بیٹھنا، دُعائیں کرنا ہے۔ اور ان لوگوں کی دینی ضرورتیں پوری کرنا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مدرسے جاری کر دیتے ہیں۔ جہاں ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کی جائے۔ کسی سے جھگڑا نہیں کرنا۔ غیر معمولی علم کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تلاوت صحیح جانتے ہوں۔ پڑھ کر ہی ترجمہ سکھانا شروع کر دیں۔ نیکیوں کی تعلیم دیں۔ ان کو دُعائیں سکھائیں۔ اُن کے لئے دعائیں کریں غرضیکہ روحانیت کا ایک چشمہ جاری کر دیں۔ اس قسم کے لوگوں کی ضرورت ہے جو ریٹائر ہو گئے ہیں یا ویسے اپنے کاموں سے فارغ ہو گئے ہیں۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ دوست اپنے نام پیش کریں گے لیکن متنبّہ کرتا ہوں کہ کام مشکل ہے آسان سمجھ کر نہ آئیں۔ دور دراز علاقوں میں ایسی جگہ جہاں دُنیا کی ترقی یافتہ صورتوں کی بعض جگہ خبریں بھی نہیں پہنچیں۔ بجلی نہیں ہے۔ پانی کا انتظام نہیں ہے۔ بعض جگہ ہے بھی، بعض جگہ نہیں ہے۔ روزمرّہ کی رہن سہن کی سہولتیں جن کی آجکل دُنیا کو عادت پڑ چکی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ سہولتیں مہیا نہیں ہیں۔ پس جو لوگ بھی خدمت کا ارادہ کر کے وہاں جائیں اس نیت سے جائیں کہ ہم بیٹھیں گے خدا کی خاطر دھونی رمائیں گے۔ ایک فقیر بن جائیں گے۔ اُن بزرگوں کی پیروی کریں گے جو کسی زمانے میں ہندوستان آئے تھے جگہ جگہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی درس گاہیں قائم کیں نصیحتوں کا سلسلہ جاری فرمایا اور آج اس عظیم مقام کو پہنچ گئے ہیں کہ سارے ہندوستان میں شمال سے جنوب تک اُن کی شہرت ہے۔ اور بڑی عزت اور احترام کے ساتھ ان کا نام یاد کیا جاتا ہے۔ اس عزت کی خاطر نہیں۔ کیونکہ (صاحبِ ایمان) کو دُنیا کی عزتوں سے کوئی غرض نہیں ہوتی بلکہ محض عجز اور انکساری کے ساتھ خدا کے حضور اپنا سب کچھ حاضر کر دینے کے لئے اگر ایسے واقفین ہمیں ملیں گے تو (اللہ نے چاہا تو) بہت جلد ہی ان علاقوں میں نہ صرف یہ کہ تعداد کے لحاظ سے لوگ (دینِ حق) میں داخل ہوں گے بلکہ اصل مقصد حاصل ہوگا۔ تعداد بڑھانا مقصد نہیں ہے۔ اُن کی ذاتی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا مقصد ہے۔ ایسے لوگوں کو خدا والا بنانا مقصد ہے۔ اُن کو (دینِ حق) کے اعلیٰ اخلاق سکھانا مقصد ہے ان کو بنی نوع انسان کا ایک بہت ہی اعلیٰ پایہ کا جزو بنانا مقصد ہے ان مقاصد کو پیشِ نظر رکھیں تو محض تعداد سے آپ راضی نہیں ہو سکتے اور آپ کو راضی نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے جب یہ لوگ رپورٹیں بھیجتے ہیں تو مجھے یہ فکر لاحق ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے خوش کرنے کے لئے اتنی بڑی تعداد لکھ دی۔ پھر پتہ کرواتا ہوں۔ پتہ لگ جاتا ہے کہ سچ بات تھی۔ محض مبالغہ نہیں تھا۔ لیکن جب دوبارہ آدمی بھجواتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ جن جگہوں میں ہزار احمدی ہوئے تھے وہاں اکثر غافل ہی ہو گئے ہیں۔ ایک دفعہ وقتی جوش آیا انہوں نے قبول کر لیا پھر وہ ٹھنڈے پڑ گئے۔ پوچھو تو اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے مگر جیسے احمدی ویسے غیر احمدی۔ (۔) کوئی کردار میں ایسا نمایاں فرق نہیں پڑا۔ عبادت کے نقطہ نگاہ سے ان کو کوئی فیض حاصل نہیں ہوا تو اس احمدیت کا کیا فائدہ۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ اُن کو جب تک پہلے اصلاح نہ کر لیں قبول نہ کریں۔ قبول کریں اور پھر اصلاح ضرور کریں۔ کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں اس کی ہی تعلیم دی ہے۔ (۔) (سورۃ النصر)

فرمایا جب لوگ جوق در جوق، فوج در فوج (اللہ کے دین) میں داخل ہوں گے تو یہ نہ کرنا کہ ان کی راہ روک دینا اور کہنا پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ پھر ہم تمہارے لئے کچھ کریں گے، تمہیں داخلے بند کرنے کا حق ہی کوئی نہیں ہے (۔) کہ یہ اُن لوگوں کی مرضی ہے۔ ان کا اختیار ہے۔ جب چاہیں، جس طرح چاہیں شوق سے آئیں اور (اللہ کے دین) میں داخل ہوں۔ تمہارا کام یہ ہے کہ استغفار کرو اُن کے لئے۔ اُن کے لئے بخشش طلب کرو۔ اور خدا کی تسبیح و تحمید کرو اور اس رنگ میں ان کی تربیت کرو کہ جیسے تم خدا والے ہو۔ وہ بھی خدا والے بن جائیں۔

تربیت کا مستحکم نظام جاری کرنے کی ضرورت

پس تربیت کا ایک مستحکم نظام اس کے ساتھ جاری ہونا چاہیئے اور ہر جگہ جہاں خدا کے فضل سے (دعوت الی اللہ) پھیل رہی ہے وہاں ایک بہت ہی مضبوط متوازی نظام تربیت جاری ہونا چاہیئے جس کو فوراً چارج سنبھال لینا چاہیئے۔ اِدھر (مربیّ) پہنچے اور انہوں نے (۔) احمدی بنائے اور اُدھر تربیت والے پیچھے پہنچے اور انہوں نے ان کو سنبھالا اور ان کے متعلق اطلاعیں بھجیں۔ پس اس غرض سے ہمیں بہت سے واقفین کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور آپ لوگوں کے دلوں کو اس کام کے لئے کھول دے۔ اس سے اچھی کوئی موت نہیں کہ خدا کی راہ میں وقف کر کے آپ مریں۔ یہی آپ کی دعاؤں کی قبولیت کا پھل ہوگا۔ جب آپ یہ کہتے ہیں (۔) اے اللہ ہمیں ابرار میں مارنا۔ تو میں آپ کو ابرار میں مرنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ آیئے اور ان ابرار میں شامل ہو جایئے جو اپنی بقیہ زندگی کے دن خدا کی خاطر پیش کر دیں۔ پھر جب آپ کی موت ہوگی۔ مجھے اپنے رب کے حضور سے کامل یقین ہے کہ اس کے ہاں آپ ابرار میں لکھے جائیں گے۔

اس ضمن میں جماعت کو عمومی تلقین بھی ہے اور مجالس کو علیحدہ علیحدہ بھی میری یہ نصیحت ہے۔ خدام الاحمدیہ ہے۔ انصار اللہ ہے۔ لجنات ہیں۔ ان کو اپنے اپنے رنگ میں اپنے اپنے دائرے میں اسی قسم کے کام کرنے چاہئیں اور ان کاموں کو آگے بڑھانا چاہیئے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ نظامِ جماعت کے ساتھ کوئی تصادم نہ ہو۔ کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔ کوئی ایسی (اللہ تعالیٰ پناہ دے) آپس میں چپقلش نہ شروع ہو جائے جس سے جماعت کی وحدت کو نقصان پہنچے۔ اگر خدانخواستہ کہیں ایسا ہوا تو ہر ایسی تنظیم کو ختم کر دیا جائے گا جو نظامِ جماعت سے الگ ایک ڈیڑھ اینٹ کی (۔) بنانے کی کوشش کرے۔ پس ان ساری خدمتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ اور مدغم ہونا چاہیئے۔ ایک دوسرے کے ساتھ، ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہوئی آگے بڑھیں۔ ایک گاڑی کے وہ پہیئے جو متوازی ہوں اور ان کی لبریکیشن ٹھیک ہو۔ ان کو اچھی طرح تیل ملا ہوا ہو۔ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کیا کرتے۔ پس اس طرح کام مل کر کریں کہ جس سے (دینی) مؤاخاۃ کا مضمون ثابت ہو اور دیکھنے والا یقین کر لے کہ آپ (دینی) مؤاخات کے مضمون کو سمجھتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں۔ انتظامی نقطہ نگاہ سے ہر صوبے کا امیر آخری انتظامی اتھارٹی ہے۔ وہ صاحبِ اختیار ہے جماعت کی طرف سے جو (امام جماعت) کی طرف سے بطور امیر مقرر ہے۔ اور اس کا تعلق مرکز قادیان سے ہے اور یہاں کے جو شعبے قائم ہیں وہ اُن شعبوں میں ان کو جواب دہ ہے۔ پس اس پہلو سے امرائے صوبائی اور امرائے ضلع کو بھی اگر امرائے ضلع قائم ہیں اور مقامی امراء کو بھی اس بات کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ یہ ذیلی تنظیمیں نیک کاموں میں اپنی انانیت یا دکھاوے کی خاطر کسی قسم کے بدی کے عناصر شامل نہ کریں۔

محبت سے مل جل کر کام کریں

محبت سے مل جُل کر کام کریں۔ اگر کسی ایک مجلس کو زیادہ بیعتیں مل جاتی ہیں تو کیا۔ اور اگر ان کی بنائی ہوئی بیعتیں کوئی اور لے جاتا ہے تو کیا۔ اجر تو خدا سے پانا ہے۔ اور خدا کے علم میں ہے کہ کس نے کس حد تک کام کیا۔ چنانچہ ایک دفعہ وقفِ جدید میں مجھ سے معلمین نے شکایت کی کہ جی ہم نے بیعتیں کرائی تھیں وہ اب مربی لے گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ مربی لے گئے تو لے جانے دو ان کو، تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ قیامت کے دن مربی وہ بیعتیں خدا کے حضور پیش کریں گے کیا خدا کو یہ علم نہیں ہوگا کہ کس غریب نے محنت کی تھی۔ تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں کیوں جھگڑے پیدا کرتے ہو۔ مجھے اطلاع کر دیا کرو۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ اگر مربی لے جائے اس کو لے جانے دو۔ اگر امیر لے جائے اس کو لے جانے دو کہو ٹھیک ہے خدا کے حضور یہ بیعتیں حاضر ہوئیں تم سنبھالو تو بڑی اچھی بات ہے تمہیں بھی ثواب مل جائے گا۔ اسی روح کے ساتھ مل جل کر تعاون کے ساتھ کام کریں۔

(نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو) یہ (دینِ حق) کی بنیادی تعلیم ہے۔ اسے کبھی بھلائیں نہیں۔

اب وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ افتتاحی تقریر عموماً مختصر ہوا کرتی ہے لیکن ایک مشکل یہ درپیش تھی کہ کل کے دن کی تقریر غائب ہے۔ وہ نہیں ہے لجنہ میں تو ہے۔ لیکن مردوں میں نہیں ہے تو جو مضامین کل بیان کرنے تھے ان میں سے کچھ نہ کچھ میں نے یہاں بیان کر دیا ہے۔ اس وجہ سے خطاب لمبا ہو گیا ہے۔

قادیان آنے سے متعلق یہ پہلا سفر ہے اور آئندہ بھی (اللہ نے چاہا تو) جب دوبارہ خدا مجھے یہاں لے کے آئے گا۔ اور آئندہ (آئمہ) کو بھی لے کے آئے گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان آئندہ (آئمہ) کی راہ میری ہمیشہ کی آمد سے ہموار کر دی جائے گی یا یہ توفیق کسی اور (امام) کو ملے گی۔ لیکن یہ تو مجھے کامل یقین ہے کہ جس خدا نے حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو (۔) بھیجا تھا۔ وہ ضرور اپنے وعدے سچے کر دکھائے گا۔ اور ضرور بالآخر (امامت) احمدیہ اپنے اس دائمی مقام کو واپس لوٹے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان واپسی کے بارے میں خبریں

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو قادیان واپسی کے متعلق کثرت سے (.... خبریں بھی ملیں) اور رؤیا اور کشوف بھی دکھائے گئے۔ ایک دفعہ ایک غیر احمدی دوست میرے پاس تشریف لائے۔ اور انہوں نے کہا کہ تقسیم ہند کے وقت تک میں احمدیت کی طرف بہت ہی مائل تھا بلکہ میں شوقیہ قادیان ان لوگوں میں بھی حاضر ہوا جو آخری دنوں میں یہاں خدمت کر رہے تھے۔ لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد میرا ایمان اٹھ گیا کیونکہ مجھے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبروں) میں کہیں یہ ذکر نہیں ملا کہ آپ کو قادیان چھوڑنا پڑے گا۔ میں نے اُن سے کہا کہ اگر "داغ ہجرت" سے آپ کو یہ پیغام نہیں بھی ملا اور آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس سے مراد شاید آخری رحلت ہو۔ دُنیا سے عقبیٰ کا سفر ہو۔ تو کبھی آپ نے یہ نہیں سوچا کہ قادیان سے جانے کا ذکر نہیں تو قادیان میں آنے کا کیوں اتنا ذکر ملتا ہے اور اس رنگ میں ملتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت اقدس (بانیٔ عالیہ احمدیہ) اسی بستی میں پیدا ہوئے یہاں بڑھے۔ یہاں نشوونما پائی۔ یہی احمدیت کا مرکز بنا اور آپ کو (.... خبریں) اللہ تعالیٰ (اس طرح دے رہا) ہے جیسے آپ قادیان سے باہر ہیں اور وعدے کر رہا ہے کہ ضرور لے کر آئے گا۔ یہ حیرت انگیز مضمون ہے۔ تمام (.... خبروں) میں قادیان آنے کے الفاظ نہیں ملتے: قادیان جانے کے الفاظ ملتے ہیں۔ حالانکہ جو شخص قادیان بیٹھا رؤیا دیکھ رہا ہے اس کو یہ نظر آنا چاہیئے تھا کہ میں باہر سے قادیان واپس آرہا ہوں۔ یعنی میرا مقام قادیان ہے اور میں واپس لوٹ رہا ہوں، یہ نظر آنا چاہیئے۔ ایک بھی جگہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس طرح اس نقشے کو نہیں کھینچا بلکہ یہ اظہار فرمایا کہ میں قادیان جا رہا ہوں اور رستے میں روکیں ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں آپ کو آئندہ آنے والی خبریں عطا فرمائیں ایک (.... خبر تھی)

"مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ" جس کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ دو دو، تین تین چار چار مرتبہ۔ لیکن اس کے ساتھ اردو میں یہ (.... خبر ملی) "اَبْ تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا۔ اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا" (تذکرہ صفحہ ۸۰۵، مطبوعہ ربوہ ایڈیشن ۱۹۶۹ء)۔

پس میں یقین رکھتا ہوں۔ ایک ذرّہ بھی مجھے اس میں شک نہیں کہ اس جلسے پر میری اور دُور دُور سے قدّوسیوں کی آمد اس (.... خبر) کی صداقت کی گواہ بن گئی۔ کیونکہ جو وعدہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے کیا گیا تھا وہ آج حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اس انتہائی عاجز اور ادنیٰ غلام کے حق میں پُورا ہوا ہے۔ اور آپ سبھی خوش نصیب ہیں جو اس وعدے کو پورا کرنے میں مددگار اور شریک اور ممد اور انصار بن کر یہاں پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور خدا کا ہم کیسے شکریہ ادا کریں۔ جس نے یہ سعادت ہمیں بغیر کسی ظاہری حق کے ہمیں عطا فرمائی۔ کوئی مخفی حق اس کے علم میں ہے تو وہی جانتا ہے۔ میں تو جب اپنے حال پر نگاہ کرتا ہوں تو ہرگز اپنے آپ کو اُن فضلوں کا مستحق نہیں پاتا اور خدا کی قسم اس میں کوئی جھوٹے عجز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں میں کون ہوں۔ مجھے اپنی حیثیت کا علم ہے۔ ان فضلوں کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں اے خدا میں کیا کروں تیرے لئے کس طرح ان کے شکر کا اظہار کروں۔ اظہار بھی میرے بس میں نہیں۔ شکر ادا کرنا تو بہت دُور کی بات ہے۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ نے یہی وعدہ فرمایا تھا "اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا"۔ جس کا مطلب ہے کہ پہلی واپسی عارضی ہونی تھی اور امن کے ماحول میں ہونی تھی۔ بعض احمدی باہر کے ملکوں میں پتہ نہیں کیسے ان خوابوں میں بسے رہے گویا جس طرح فوج کشی ہوتی ہے۔ اس طرح بڑے زور سے احمدیت کی فوج (اللہ تعالیٰ پناہ دے) قادیان پر حملہ آور ہوگی اور فتح حاصل کرے گی اور اس طرح وہ پرانی تاریخ انہی لفظوں میں دہرائی جائے گی جیسے بعض دفعہ پہلے رونما ہوئی ہے۔ یہ سب فرضی باتیں ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کیا مقدّر تھا اور وہ یہی مقدر تھا۔ فرمایا " تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا"۔ اب اس مضمون کو مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک بار نہیں، دو دو، تین تین، چار چار بار آنا ہوگا اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی وہ تقدیر ظاہر ہوگی کہ جب (امامت) قادیان اپنے دائمی مرکز قادیان کو واپس پہنچے گی۔

۲۶ جولائی ۱۹۰۴ء کو یہ رؤیا ہوا اور (۔) کے رؤیا اور کشوف بھی (خدائی خبر) کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس رؤیا کی بڑی اہمیت ہے۔ آپ نے دیکھا کہ :-

"ہم قادیان گئے ہیں"۔ اب دیکھیں عجیب بات ہے قادیان رہتے ہیں اور دیکھا کہ قادیان گئے ہیں۔ میں نے سب (خبروں) کا مطالعہ کیا ہے ایک بھی جگہ یہ نہیں لکھا قادیان آئے ہیں بلکہ ہر جگہ گئے ہیں کا مضمون ہے جس کا مطلب ہے بہت لمبے عرصے سے باہر رہ رہے ہیں واپس آنے کی تمنّا ہے پوری نہیں ہو رہی، دعائیں کرتے ہیں۔ اندھیرے رستے میں حائل ہیں اور پھر خدا توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ قادیان گئے ہیں۔ فرمایا

"اپنے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں۔ ایک عورت نے (سلام کہا) اور پوچھا کہ راضی خوشی آئے ہیں خیرو عافیت سے آئے"۔

الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مؤرخہ ۳۱ - ۱۰؍ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵

(تذکرہ صفحہ ۵۱۸ - ایڈیشن ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

جب میں یہاں آیا تو بعض اسی قسم کی کثرت سے آوازیں اُٹھ رہی تھیں۔ (سلام) - خیریت سے پہنچے۔ راضی خوشی آئے۔ راضی خوشی کا لفظ تو مجھے یاد نہیں۔ لیکن خیریت سے پہنچے اسی قسم کے کلماتِ خیر بارہا عورتوں کی آواز میں میرے کان میں پہنچتے تھے۔ ہر دفعہ میری روح خدا کے حضور سجدے کرتی تھی کہ خدا نے ہمیں وہ دن دکھایا جس کے وعدے حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے آج سے تقریباً نوّے برس پہلے کئے گئے تھے۔ بہت (سی ایسی .... خبریں) ہیں میں ان کا ذکر چھوڑتے ہوئے چند ایک کا ذکر کر دیتا ہوں :-

"میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحرِ زخّار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے۔ اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے"۔

البدر جلد ۲ نمبر ۱ مؤرخہ ۲؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۷

(تذکرہ صفحہ ۴۴۷ ایڈیشن ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

یہ واقعہ بھی گزر چکا ہے اس سے پہلے صد سالہ جشن کے موقع پر بھی ہمیں یہی تمنا تھی۔ جائزے لئے گئے تو تمام طرف سے خود قادیان والوں نے بھی یہی لکھا کہ ابھی حالات سازگار نہیں ہیں اور حالات خطرناک ہیں۔ پنجاب میں بھی امن نہیں ہے۔ اس لئے آپ نہ تشریف لائیں۔ حالانکہ میری دلی خواہش یہ تھی کہ میں آؤں۔ تو حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ رؤیا بھی بڑی شان کے ساتھ پُورا ہو چکا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو (.... خبر دی) "(۔)" جس خدا نے قرآن کریم پر عمل کرنا تیرے لئے فرض قرار دیا ہے وہ لازماً تجھے اپنے معاد کی طرف اس آخری مستقل قیام گاہ کی طرف واپس لے کر آئے گا"۔

(تذکرہ صفحہ ۳۰۹، ایڈیشن ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ کو (.... خبر ملی) "(۔) اور کہہ (کہ) اے میرے ربّ! مجھے نیک طور پر (۔) داخل کر"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹، ایڈیشن ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

(اس مرحلے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ قرآنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وضاحت فرمائی اور پھر فرمایا)

یہاں جو حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے خطاب ہے اس میں (۔) قادیان واپسی کے لئے (خبر دی گئی تھی) ۔

حضرت (فضلِ عمر) نے سورۃ فجر کی آیت نمبر ۵ (۔) میں جو مضمون بیان فرمایا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ۱۹۹۱ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کبیر جلد نمبر ۸ صفحہ ۵۲۹ پر اس مضمون کا حساب درج ہے جس کے ذریعے آپ نے اس مضمون کو ظاہر فرمایا دو تین امکانات کا ذکر فرمایا۔ اس میں ایک یہ بھی ہے ۔

لاہور کے ایک دوست کی خواب

اب میں آخر پر اس سلسلے میں ایک ایسی خواب کا ذکر کرتا ہوں جو لاہور کے ایک احمدی دوست نے مجھے ۱۹۸۸ء میں لکھ کر بھیجی تھی ۔ جبکہ ابھی میرے قادیان واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا اور جماعت احمدیہ عالمگیر کا یہاں جلسہ منعقد کرنے کا کسی کو وہم بھی نہیں تھا وہ لکھتے ہیں کہ

" گذشتہ دنوں دو تین بار میں نے خواب میں حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو موضع تتلہ کے قریب نہر کے پل کے پار جانب قادیان دیکھا کہ میں نے حضور (۔) کو (سلام کیا) حضور نے لمبا کوٹ ، عمامہ اور گرگابی پہنی ہوئی ہے اور ہاتھ میں سوٹی ہے ۔ آپ نے نہایت محبت و شفقت سے سلام کا جواب دیا اور ٹہلتے ہوئے حضور فرمانے لگے کہ جاؤ اور طاہر احمد کی مدد کرو۔ یعینہٖ یہی خواب دو مرتبہ اور اس کے بعد آئی ۔ قادیان تتلے کی نہر تک پھیل گیا ہے اور بڑی بڑی بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں ۔ ۔ ۔ میں نے حضور (۔) سے پوچھا کہ ہم قادیان کب جائیں گے ؟ تو حضور نے ۵ کا ہندسہ خواب میں بتلایا ۔ میں نے کہا ۱۹۹۵ء تک تو فرمایا نہیں ۔ پھر میرے پوچھنے پر بتایا کہ جب ۴۵ سال ہوں گے ۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی "

پس چوالیس سال کے انقطاع کے بعد آج پینتالیسویں سال میں حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ عاجز غلام اور (۔) آپ کے سامنے اس جلسے میں حاضر ہے ۔ پس جن لوگوں نے بھی اس جلسے کو کامیاب بنانے میں مدد فرمائی ان کو مبارک ہو۔ آپ میں سے جس نے بھی اور دنیا بھر کی جماعتوں میں بہت کثرت کے ساتھ احمدیوں نے اس جلسے کو کامیاب بنانے میں مدد کی ہے ۔ جس نے بھی کی ہے اس کو مبارک ہو کہ کئی سال پہلے رؤیا میں حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) ایک احمدی کے اوپر ظاہر ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ طاہر کی مدد کرنا اس موقع پر۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن سے آپ نے مدد کی ہے ۔ وہی ہے جو آپ کو جزا دے گا ورنہ میرے پاس کیا ہے کہ میں آپ کو جزا دے سکوں ۔ ہاں اپنی عاجزانہ دعاؤں میں آپ کو یاد رکھوں گا ۔ اور ہمیشہ اس احسان کو دعا کے احسان کے ذریعے اتارنے کی کوشش کرتا رہوں گا ۔

حکومتِ ہندوستان کا شکریہ

اب آخر پر دعا سے متعلق میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے مدد کی ہے ان سب کے لئے آپ بھی دعا کریں اور ہندوستان کی حکومت کا بھی ہم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں ۔ انہوں نے بے حد اعلیٰ درجے کا انسانی ہمدردی کا سلوک فرمایا اور میں جانتا ہوں کہ ان پر بہت سی مذہبی جماعتوں کا بڑا شدید دباؤ تھا کہ ہرگز احمدیوں کو یہاں جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہ دی جائے ۔ لیکن انہوں نے انسانی قدروں کو زندہ رکھا اور ان کا علم بلند رکھا اور اس دباؤ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ۔ اتنا تعاون کیا ہے کہ اس تعاون کے نتیجے میں ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے باشندوں کو بھی ہدایت فرمائے ان کے سیاسی راہنماؤں کو بھی ہدایت فرمائے ۔ ایسے کام کرنے کی توفیق عطا نہ فرمائے جن سے خدا ناراض ہو۔ بندوں میں انصاف قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ انصاف کا قیام ذاتی اغراض اور حبِّ علی اور بغضِ معاویہ کے نتیجہ میں نہ ہو بلکہ انصاف کی محبت کے نتیجے میں ہو ۔ اور خدا تعالیٰ اس ملک کو انصاف کی اعلیٰ قدروں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور جنہوں نے ہم سے نیکی کی ہے ۔ ہمارا رب ان سے نیکی کرے کیونکہ ہمارے پاس تو کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ ہم ان احسانات کا براہِ راست بدلہ اتار سکیں ۔ اتنا تعاون کا رنگ تھا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ گاڑی جس کا ایک لمبے عرصہ سے یہاں قادیان کا آنا منقطع تھا ۔ ہماری درخواست پر اُسے دوبارہ جاری کرنے کا حکومتِ ہند نے فیصلہ کر لیا ہے اور احکامات جاری ہو گئے ہیں ۔ اکیس تاریخ کو انہوں نے فیصلہ کیا کہ دوبارہ گاڑی چلائی جائے ۔ میری پیدائش ۱۸ دسمبر کو ہوئی تھی ۔ اور پہلی گاڑی قادیان ۱۹ دسمبر کو آئی تھی ۔ میں نے انگلستان کے وقت کے لحاظ سے رات کے وقت ناظر صاحب امورِ عامہ کو یہ فیکس (FAX) بھجوایا جو اُس وقت دہلی میں تھے کہ ان سے مل کر یہ کہیں کہ میری تمنا ہے کہ اس تاریخ کو اکیس (۲۱) کی بجائے انیس (۱۹) میں بدل دیں اور ایک قسم کا ذاتی پیغام دیں ۔ ان سے کہیں کہ میں اٹھارہ کو پیدا ہوا تھا ۔ انیس والی پہلی گاڑی تو مِس کر دی کیونکہ قادیان ہی میں پیدا ہوا تھا ۔ اب جب دوبارہ گاڑی جاری ہو گی تو میں وہ مِس نہیں کرنا چاہتا ۔ ہفتے کا دن تھا ۔ دفاتر بند ہو رہے تھے ۔ وہ فوری طور پر میرا پیغام لے کر ریلوے ہندوستان کے ایک بڑے افسر کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ جن کو وہ جانتے بھی نہیں تھے ۔ جاتے ہی گھبرا کر دفتر میں داخل ہوئے کہ وقت ختم ہو رہا ہے ۔ چھٹی آنے والی ہے اور مجھے یہ پیغام ملا ہے ۔ اُس نے کہا اگر آپ کے امام کی یہ ذاتی خواہش ہے تو میں اس خواہش کا احترام کرتا ہوں اور باوجود اس کے کہ دفتر بند ہو رہے تھے وہ خود بیٹھا ۔ اسی وقت فیکس بھیجی پنجاب حکومت کو کہ فوری طور پر اس تاریخ کو بدل کر انیس میں بدل دیا جائے ۔ تو انسانیت کا مظاہرہ جہاں بھی ہو ۔ جس مذہب میں بھی ہو ، جس قوم اور جس وطن اور جس ملک میں بھی ہو بہت ہی پیارا لگتا ہے ۔ کیونکہ مذہب کے اعلیٰ مقاصد میں سے انسانیت سکھاتا ہے ۔

پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے انسانوں کو انسانیت عطا کرے ۔ اگر انسان کو انسانیت مل جائے تو سب دکھ درد دور ہو جائیں گے ۔ مذہب کو قبول کرنا بعد کی باتیں ہیں ۔ پہلے آدمی ، آدمی تو بن جائے اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کے قیام کا مذہب کے ساتھ بہت گہرا بنیادی تعلق ہے ۔ جب تک اخلاقی قدروں کی طرف آپ انسان کو واپس نہیں لائیں گے ۔ اس وقت تک عالمگیر مذہب کے قیام کا تصوّر ہی ناممکن ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے اور غیب سے ہماری اس بات میں مدد کرے کہ دنیا کو ازسرِ نو انسانیت کے سبق دیں ۔

اب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں ۔ اب ہم دعا کریں گے ۔ افتتاحی اجلاس ختم ہو گا لیکن اس اجلاس کے اختتام سے پہلے میں یہاں کچھ عرصہ دعا کے بعد بیٹھوں گا ۔ کیونکہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے دنیا بھر سے جن خواص کے آنے کا ذکر فرمایا تھا ۔ (خبر دی) تھی ان خواص میں آپ بھی شامل ہیں اور ایسے بھی شامل ہیں جو جماعت احمدیہ میں تو شامل نہیں ۔ لیکن اس (خبر) کے مستحق ہیں ۔ دنیا کے بعض ممالک میں بڑے عزت اور شرف کے مقامات تک پہنچے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے از راہِ شرافت جماعت احمدیہ کو ایک خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے تکلیف اٹھائی اور دور دراز ممالک سے محض اس جلسے میں شمولیت کی غرض سے آئے ہیں ۔ پس ان کے احترام کی خاطر جب تک اُن کے مختصر خطاب ختم نہ ہوں ، میں آپ کے ساتھ بیٹھا رہوں گا ۔ جب وہ خطاب ختم ہو گا پھر میں رخصت ہوں گا ۔ اس کے بعد اگر وقت رہا تو بقیہ کارروائی جاری ہو جائے گی ۔

اسیرانِ راہِ مولا کے لئے دعاؤں کی تحریک

حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تلقین کے مطابق اپنے اُن بھائیوں کو ضرور دعاؤں میں یاد رکھیں جو اس عرصے میں سرائے فانی سے انتقال کر چکے ہیں ۔ اپنے تمام بھائیوں کو جو روحانی لحاظ سے خشکی محسوس کر رہے ہیں ۔ جیسا کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے لکھا ۔ ان کو دعا میں یاد رکھیں ۔ ان کی تروتازگی کے لئے دعائیں کریں ۔ اللہ تعالیٰ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اجنبیت اور نفاق کو دُور فرما دے۔ اپنے چھوٹوں بڑوں کے لئے دُعا کریں۔ اپنے مردوں اور عورتوں کے لئے دُعا کریں۔ بیماروں اور مصیبت زدگان کے لئے دُعا کریں۔ بیوگان اور یتامیٰ کے لئے دعائیں کریں۔ دُعائیں کریں ہر اُس شخص کے لئے جو کسی رنگ میں خیر کا محتاج ہے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ کی طرف نظر رکھتا ہے کہ جو کچھ خدا اپنے فیض سے اس کی جھولی میں ڈال دے۔ وہ اس کے لئے کافی ثابت ہو۔ پس ایسے سامعین کے لئے بھی دُعائیں کریں اور محرومین کے لئے بھی دعائیں کریں۔ دُعائیں کریں۔ سفر میں آنے والوں کے لئے۔ ان کی بخیریت واپسی کے لئے۔ دعائیں کریں اپنے اور غیروں کے لئے جنہوں نے مدد کی ہے اس جلسے کو کامیاب بنانے میں۔ دعائیں کریں۔ اپنے محروم بھائیوں کے لئے جو اس جلسے میں شامل نہیں ہو سکے۔ اور سب سے بڑھ کر دعائیں کریں ان اسیرانِ راہِ مولا کے لئے جن کو توفیقِ ظاہری ہوتی بھی تو وہ شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ ان کی طرف سے بڑے پیار اور محبت اور بڑے حوصلے کے خط ملے ہیں وہ گویا مجھے تسلّی دے رہے ہیں کہ ہماری فکر نہ کرو۔ ہم ٹھیک ہیں ہم اچھے حال میں ہیں خوش رہیں آپ، آپ کو خدا نے توفیق بخشی کہ دیارِ حبیب میں پہنچے ہیں۔ ہاں دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھ لینا۔ پس ان کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ بنی نوع انسان کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ دُعا تو کچھ عرصہ رہے گی اور پھر ختم ہو جائے گی۔ لیکن ایک دُعا کا سلسلہ جاری ہو جانا چاہیئے۔ اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے آپ کے دل مجسّم دُعا بن جائیں تاکہ خدا اس جلسے کو محض ایک تاریخی جلسہ نہ بنائے رکھے۔ اسے ایک تاریخ ساز جلسہ بنادے۔ ایک سو سال کی تاریخ نے یہ جلسہ پیدا کیا ہے۔ یہ جلسہ کئی سو سال کی تاریخوں کا بنانے والا جلسہ بن جائے اور ایسی عظمتوں کا حامل جلسہ ہو جس کے بعد عظیم الشان انقلاب دُنیا میں رُونما ہوں۔ آیئے اب ہم سب مل کر ان دُعاؤں میں اپنے اور غیروں اور سب کو شامل کر لیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ۲ دو روپے

فضلِ عمر ہسپتال کیلئے عطایا کی اپیل

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدمتِ خلق کا ایک نیک نام ادارہ ہے۔ اس ہسپتال میں سینکڑوں ہزاروں افراد بلاتمیز مذہب وملت مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔

اس ہسپتال کو حضرت امام جماعت احمدیہ اس معیار کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کہ:

"ساری دنیا میں اس رُوح، اس کردار اور ظاہری، باطنی معیار کا کوئی ہسپتال نہ ہو۔"

چونکہ ہسپتال ہر جہت سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے اور جدید دَور کے تقاضوں کے پیشِ نظر اس کے لئے مزید عمارات اور جدید مشینری، آلات وغیرہ کی ضرورت ہے۔

مخیّر احباب کرام سے درخواست ہے کہ وقت کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیشِ نظر عمارات اور جدید مشینری، آلات کے لئے بڑھ چڑھ کر "عطایا برائے ڈویلپمنٹ" کی مَد میں حصّہ لیں۔ تاکہ فضلِ عمر ہسپتال امام جماعت احمدیہ کے منشاء اور وقت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے خدمتِ خلق کے کام کو جاری رکھ سکے۔

(ایڈمنسٹریٹر)

خبریں

مُلکی خبریں

○ پاکستان مسلم لیگ کی سنٹرل ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد قائم رہے گا۔

○ ترکی میں جمعہ کے روز ایک بڑا زلزلہ آیا جس کے باعث ایک ہزار سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے۔ دوسرے دن بھی دوبارہ زلزلہ آیا جس سے مزید تباہی ہوئی ایک شہر مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

○ پنجاب آنے والی تیز گام پر سندھ کے علاقے میں ڈاکوؤں نے راکٹوں سے حملہ کر دیا۔ اسی طرح لاہور سے کراچی جانے والی شالیمار ایکسپریس اور ایک پسنجر ٹرین کو بھی راستے میں روک لیا گیا۔ ڈاکوؤں کے حملے کے نتیجے میں ۳ مسافر ہلاک، ۱۲ زخمی اور ۱۴ اغوا کر لئے گئے۔ اپنی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ڈاکو جنگل کی طرف فرار ہو گئے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ مظفر حسین شاہ نے کہا ہے کہ وہ بدھ تک اپنی کابینہ تشکیل کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ جام ایم کیو ایم اتحاد کی بھرپور شرکت سے تشکیل دی جائے گی۔

○ پنجاب کی حکومت نے وولر بیراج پر پاک بھارت مذاکرات کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ آئی جے آئی رہے نہ رہے مسلم لیگ کو اکثریت حاصل رہے گی۔

○ وفاقی وزیر قانون چوہدری عبدالغفور نے کہا ہے کہ تیز گام پر راکٹوں سے حملہ تخریب کاری نہیں بلکہ حملہ سیاسی قوت کے اظہار کے لئے کیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے بھی کہا ہے کہ ٹرین پر حملے کا مقصد امن وامان تباہ کرنا ہے۔ اور اس کے پیچھے سیاسی محرکات ہیں۔

○ اے این پی نے پی این پی سے سیاسی مفاہمت کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن فیصل آباد کی اپیل پر انسداد دہشت گردی کے مقامی جج کے خلاف احتجاج کے طور پر پورے صوبہ میں وکلاء مکمل عدالتی بائیکاٹ کریں گے۔

○ پیپلز پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ کوآپریٹو کمیشن کی رپورٹ کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرے گی۔

○ حزب اسلامی افغانستان کے سربراہ گلبدین حکمت یار نے انکشاف کیا ہے کہ ایران نے نجیب حکومت کو تیل کی سپلائی شروع کر دی ہے۔

○ امریکہ جلد ہی کابل میں سفارت خانہ دوبارہ کھول دے گا۔

○ اس سال رمضان میں گذشتہ سال کے مقابلے میں قیمتوں میں ۳۰ فیصد سے زائد اضافہ ہو گیا ہے۔ لوگوں کے ماہانہ اخراجات ۵۰ فی صد بڑھ گئے ہیں۔ پرائس کنٹرول کمیٹیاں ناکام ہو گئی ہیں اور گراں فروش جیت گئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ روس کی نئی دولت مشترکہ کے ممبران میں غیر ملکی قرضوں کی واپسی پر معاہدہ ہو گیا ہے جس سے ایک شدید بحران ٹل گیا ہے۔ آزاد ریاستوں نے ۷۰ ارب ڈالر کا غیر ملکی قرضہ واپس کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ بیشتر حصہ روس ادا کرے گا۔

○ امریکی محکمہ دفاع نے اعلان کیا ہے کہ عراق کو وارننگ دینے کے لئے ایک اور امریکی طیارہ بردار بحری بیڑا اور دیگر بحری جنگی جہاز خلیج کے لئے روانہ کئے گئے ہیں۔

○ مجاہدین کشمیر نے راکٹ لانچروں اور دستی بموں سے حملے کر کے ۱۴ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔

○ بھارتی فوج نے انتہائی درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آٹھ نہتے کشمیریوں کو سرعام گولی مار دی۔

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ترک اسلحہ کا پروگرام عالمی پیمانے پر عمل میں لانا چاہیئے۔

○ بھارتی وزیر اعظم نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ روسی مسلم جمہوریاؤں سے ایٹمی ٹیکنالوجی کچھ ملکوں کو سمگل ہو رہی ہے اور ہم اس صورت حال میں خاموش تماشائی نہیں بن سکتے۔

قدیمی ○ اوّلین ○ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۳۹۹۷
برانچیں
○ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
○ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
○ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
○ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
○ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
○ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

روایتی زیورات
شریف جیولرز
جدید فیشن کے ساتھ
فون دکان ۶۴۹ — رہائش ۷۱۷
اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندانی معالج امراض دندان ربوہ والے

بشیر ڈینٹل کلینک

پرانا اڈہ لاریاں نزد دھرم پورہ چونگی چنیوٹ

فون کلینک : 9450
کوڈ چنیوٹ : 00466

دانت مت نکلوائیے، دانت درد کے فوری کامیاب علاج کیلئے، دانتوں کی تمام جملہ امراض، پائیوریا، پانی گرم سرد لگنا، دانتوں کا ہلنا، خون پیپ کا آنا اور ماسخوراکے تسلی بخش علاج کیلئے،
مصنوعی دانت بغیر تار، بغیر پلیٹ فکس کیے جاتے ہیں گارنٹی شدہ فل سیٹ بغیر تالو لگوانے کیلئے خدمت کا موقع دیں

تریاق اٹھراء

اٹھراء کے کامیاب علاج کے لئے
فی کورس ...۷۵

مشہور عالم گولیاں

نور نظر

اولاد نرینہ کے لئے۔
فی کورس ...۵۰

زدجام عشق

مکمل کورس ۶۰ گولی
فی کورس ...۴۸۰

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ۔ ربوہ

فون دواخانہ : ۵۳۸ فون گھر ۳۳۸

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ

پاک گولڈ سمتھ

فون ۵۵/۶۴۳

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

بچوں، عورتوں اور مردوں کی پیچیدہ امراض کیلئے

دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

— تشریف لائیے —

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۱۶، روپے ۔ بڑی شیشی ۴۸، روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس ۱۵۰/- روپے

زدجام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ

فون ۴۲۴

کیور ٹیو ٹائم برائے رمضان المبارک

کیورٹیو کلینک اور ہیڈ آفس ربوہ کے اوقات کار رمضان المبارک میں یہ ہوں گے
صبح ۸-۳۰ تا ۱-۳۰ ——— شام بعد نماز عصر تا افطار
——— ناغہ بروز جمعۃ المبارک ———

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون ۱۷۷، ۶۰۶، ۶۰۷

رمضان میں کیورٹیو ادویات

استعمال کرنے والے جو روزہ کی استطاعت رکھتے ہوں تین وقت کی ادویات سحری اور افطاری کے بعد اور رات سونے سے پہلے استعمال کر لیا کریں۔

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے

دواخانہ محافظ صحت

کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں

المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے

النصرت چلڈرن کلینک

ریلوے روڈ ۔ ربوہ

حنیف

ہومیو پیتھک کلینک

۴۸ ۔ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقات کار درج ذیل ہوں گے:۔
ہر روز صبح ۹½ بجے سے ۱۲½ بجے تک
ہر شام ۵ بجے سے ۷½ بجے تک
صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا

خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر

نئی صدی کی محراب گرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے

۱۹۵۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

سب آفس: چوک گھنٹہ گھر
پوسٹ بکس ۱۹۰ گوجرانوالہ
فون: ۲۱۹۰۶۵ ۔ ۰۴۳۱

ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: ۲۱۸۵۳۴ ۔ ۰۴۳۱

زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں

- ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیبر ٹیکس • ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
- لاہور : ۱۰ جوہر ٹاؤن فیز I (نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی) یونیورسٹی کیمپس روڈ
- کراچی : نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳
- چوک قلعہ کالر والہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
- اسلام آباد : سیکٹر آئی ۲/۱۰ گلی ۱۱

خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ